27725

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء کرام ومفتیان دین متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ میرے شوہر کا ایک عرصہ قبل انتقال ہوگیا ہے ،مرحوم نے جائیداد میں ایک مکان چھوڑا ہے اس کی موجودہ قیمت مبلغ=/20,00,000 (بیس لاکھ) روپے ہیں جبکہ وارثین میں ،ایک بیوہ، چار بیٹے اور پانچ بیٹیاں ہیں۔مرحوم کے انتقال سے قبل ایک بیٹا اور دو بیٹیوں کی شادی ہوچکی تھی اسکے بعد بڑے بیٹے نے گھر کی ذمہ داری سنبھالی اور اپنی سرپرستی میں دیگر بھائی بہنوں کی شادی کروائی اس دوران بیٹوں کی شادی میں کچھ قرضہ جات ہوگئے تھے اس کی ادائیگی کے لئے میں نے بڑے بیٹے کی بیوی سے ساڑھے چار تولہ سونا میں نے دوبارہ لوٹانے کا کہہ کر بطور قرض لیا اور اس کو فروخت کر کے بیٹوں کی شادی کے اخراجات میں کئے گئے قرض کو چکایا اس کے بعد وہ بچے شادی کر کے ایک عرصہ تک بڑے بیٹے کی نگرانی میں رہا اس کے بعد گھر سے الگ رہنے لگے اور مذکورہ قرض بھی ادا نہیں کیا اور نہ ہی مجھے کسی قسم کے اخراجات دیئے البتہ بڑا بیٹا شروع سے میرے ساتھ ہے اور وہ میری ہر طرح کی دیکھ بھال کرتا ہے۔ مرحوم میرے شوہر کا مذکورہ جائیداد کے علاوہ کوئی منقولی اور غیر منقولی جائیداد نہیں ہے، نہ ہی مرحوم نے کوئی وصیت کی ہے اور نہ ہی ان پر کسی قسم کا قرض ہے، نیز مرحوم کے والدین، داد، دادی اور نانا نانی کا انتقال ان کی حیات ہی میں ہوگیا تھا۔

جناب مفتی صاحب! آپ سے معلوم یہ کرنا ہے کہ (۱) مذکورہ جائیداد ہم وارثین کے درمیان کس طرح تقسیم ہوگا (۲) ہر ایک وارث کو کتنا کتنا حصہ ملے گا؟ (۳) بچوں کی شادی کے قرض کی ادائیگی کے لئے میں نے جو بہو کے زیورات بصورت قرض لی تھی اس کی ادائیگی کس کے ذمہ ہے اور وہ کہاں سے لیا جائے گا؟ (۴) کیا وہ میراث کی رقم سے منہا کیا جائے گا یا کسی ایک سے لیا جائے گا؟

قرآن وحدیث کی روشنی میں مسئلہ مذکورہ بالا کو بالتفصیل بیان فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ بینوا توجروا

المستفتیہ

سونا بی بی زوجہ ظلو میاں

ن نمبر 504 گلی نمبر 3 علی اکبر شاہ گوٹھ قبرستان محلہ

رابطہ نمبر 0308-2013154

دار الافتاء
فتوی نمبر ۱۸/۲۱۵۴

۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیًا

(۱تا۲)۔۔۔آپ کے شوہر مرحوم نے انتقال کے وقت اپنی ملکیت میں مذکورہ مکان سمیت جو کچھ منقولہ وغیر منقولہ مال وجائیداد، پلاٹ، نقدرقم، سونا، چاندی، مالِ تجارت، کپڑے، فرنیچر، گھریلو سازوسامان غرض جو بھی چھوٹابڑاسامان چھوڑاہے، وہ سب مرحوم کاترکہ ہے، نیز مرحوم کاوہ قرضہ جودوسروں کے ذمہ ہوں اور مرحوم نے اسکو وصول نہ کیا ہو، وہ بھی مرحوم کا ترکہ ہے۔اوران سب کوشریعت کے حکم کے مطابق ورثاء میں تقسیم کرنالازم ہے، جس کاطریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے ترکہ سے مرحوم کے کفن و دفن کے متوسط مسنون اخراجات نکالیں، لیکن اگر یہ اخراجات کسی نے احسان کے طور پر اداکردیئے ہوں تواس صورت میں یہ اخراجات نہ نکالیں، اسکے بعدجوترکہ بچے اس کے کل ایک سوچار(۱۰۴)برابرحصے کر کے بیوہ کوتیرہ(۱۳) حصے دیدیں۔ہر بیٹے کو چودہ، چودہ (۱۴،۱۴)حصے دیدیں اور ہر بیٹی کو سات، سات (۷،۷) حصے دیدیں۔

<u>تقسیم کانقشہ یہ ہے:</u>

مسئلہ:۸ تصحیح ۱۰۴ . مرحوم شوہر مضروب:۱۳

میت

بیوہ	۴بیٹے	۵بیٹیاں
۱/۱۳	۷/۹۱	
۱۳	فی بیٹا:۱۴	فی بیٹی:۷
۱۲.۵٪	۱۳.۴۶۱٪	۶.۷۳۰٪

(۳تا۴)۔۔۔مذکورہ صورت میں چونکہ بہو کے زیوارات آپ نے بطور قرض لئے تھے، لہذا اس کی ادائیگی بھی آپ ہی کے ذمہ ہے، اس کو ترکہ سے منہا نہیں کیاجائے گا، البتہ اس کے ذریعہ جن بیٹوں کے شادی کے اخرجات میں کئے گئے قرض کی ادائیگی کی گئی ہے، اُن کااخلاقی فریضہ ہے کہ وہ اس کی ادئیگی میں آپ کے ساتھ تعان کریں۔

سنن الترمذي ت شاكر (۳/ ۵۹۹)

عن أبي هريرة قال: استقرض رسول الله صلى الله عليه وسلم سنا، فأعطاه سنا خيرا من سنه، وقال: «خياركم أحاسنكم قضاء»

دارالافتاء

(جاری ہے۔۔۔)

(جاری ہے۔۔۔)

٢

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (٥/ ١٦١)

(هو) لغة: ما تعطيه لتتقاضاه، وشرعا: ما تعطيه من مثلي لتتقاضاه وهو أخصر من قوله (عقد مخصوص) أي بلفظ القرض ونحوه (يرد على دفع مال) بمنزلة الجنس (مثلي) خرج القيمي (لآخر ليرد مثله) خرج نحو وديعة وهبة.

والله خير الوارثين---

الجواب صحیح

دارالافتاء معہ دارالعلوم کراچی

[illegible] / رجب المرجب /١٤٤١ھ

/فروری/ 2020ء

زاہد اللہ

زاہد اللہ غفرلہ ولوالدیہ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۴/ رجب المرجب /١٤٤١ھ

29/فروری/2020ء

الجواب صحیح

دارالافتاء معہ دارالعلوم کراچی

۴/ رجب المرجب /١٤٤١ھ

29/فروری/2020ء

الجواب صحیح

دارالافتاء معہ دارالعلوم کراچی

۴/ رجب المرجب /١٤٤١ھ

29/فروری/2020ء

(جاری ہے---)